

# ہماری دعوت

ہماری دعوت یہ ہے کہ "اہل السنۃ والجماعۃ" اپنے

اصول و حقوق کے متعلق دینی وقانونی اور سیاسی تحفظ کی خاطر ہر مصلحت، لالچ اور

خوف سدھ سے پہلے ہرگز اجتماعی جہد و جدوجہد کے لئے اٹھ کھڑے ہوں! کیونکہ مروت کی ایک

حد ہوتی ہے۔ "روا داری" اور "بے غیرتی" میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اُذھی اور

غیر شرف و فخر داری، "یہودیہ" و "سبائیہ" کے دو دھسے پلا ہوا وہ طویل العمر زہرناک

اور خونی "تڑوہا" ہے جس نے اہل سنۃ کے بے شمار نسلوں کو "موت کی نیند" سلا دیا اور ظاہر ہے

کہ کوئی بد شمنہ علیٰ ہیکل "حرام موت" مرنے پر گوارا نہیں کر سکتا۔

ہم عیڑوں سے "چر" چینی نہیں چاہتے۔ بلکہ صرف اپنے اصولی اور عقائد کی تبلیغ، عبادات و شعائر کے بقا

اپنے تمام: کارکن یا دمنانے اور ان کے فضائل و مناقب کی اشاعت و تشریح نیران کے احترام و تنظیم کیلئے

متعلق تحفظ کے سلسلے میں۔ اپنے "غصب شدہ حقوق" کی

"بازیابی و بحالی" ہمارا مصلح نظر ہے۔! لہذا جو لوگ اس

دعوت کو حق سمجھتے ہیں ان کا منہ مزید ہے کہ وہ ہمارا ساتھ دیں اور جو سنگدل، غفلت، حسد،

منافقہ، سازش یا جبر و تشدد کے ذریعے اس کے راستے میں روٹھے انکا کار ازواج

و اصحاب رسول ملیہم السلام کی توہین، نیز امت مسلمہ کی اکثریت کی بے عزتی،

پہرچرمانہ ہنس، ہنسنے اور اسکی مظلومی کا تاثر دیکھ

رہے ہیں

وہ خدا کے ہاں اپنا جواب سوچ لیں!

## اسلامی عبادات [۳]

نماز میں کیفیت خشوع حاصل کرنے کا طریقہ: نماز میں ہاتھ پاؤں وغیرہ ظاہری اعضاء کو حرکت سے روک دیا جاتا ہے اسلئے ذہن کی حرکت تیز ہو جاتی ہے

اس حالت میں خشوع یعنی یکسوئی پیدا ہونا دشوار ہوتا ہے۔ مگر صحیح طریقہ اختیار کیا جائے تو آدمی پریشانی سے بچ جاتا ہے اور کام پھل ہو جاتا ہے۔ اس کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ بہت توجہ کے ساتھ نیت کرنے کے بعد تیسرے تہجد کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ ہو جائے۔ اس کے بعد اگر توجہ بٹ جائے تو جب غفلت سے جوئے اس وقت پھر توجہ کرنے اسی طرح بار بار توجہ کی تجدید کرتا ہے۔ انشاء اللہ ایک مدت کے بعد پوری نماز میں یکسوئی ہونے لگے گی اور اگر بالفرض پوری یکسوئی عمر بھر بھی میسر نہ ہو تو بھی کوئی نقصان نہیں۔ کیونکہ یہ غفلت اپنے اختیار سے نہیں پیدا کی گئی۔ بلکہ بے اختیار ذہن نماز سے ہٹ کر دوسری طرف چلا گیا۔ غیر اختیاری غفلت شرعاً کوئی برائی نہیں۔ شریعت آدمی کو انہیں باتوں کا پابند کرتی ہے جو انسان کے اختیار میں ہوں۔ اگر نماز کی طرف توجہ کی کوشش کے باوجود بے اختیار غفلت ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس غفلت کا شمار بھی توجہ اور خشوع میں کیا جائے گا۔ یعنی اس حالت میں جو نماز ادا ہوئی اس کے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور وہ بھی بارگاہِ الہی میں قبول ہوگی۔ اس لئے یہ غلط فہمی نہ ہونا چاہیے کہ وہ نماز بے کار گئی۔ ایسی نیکو میں پریشان نہ ہونا چاہیے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید رکھنا چاہیے کہ وہ قبول ہوگی۔ اصولی طور پر یہ بات خوب سمجھ لینا چاہیے۔ نماز میں جی لگانے کی کوشش کرنا تو نہوری ہے لیکن اس کا نتیجہ حاصل کر لینا یعنی جی لگانا نہوری نہیں کیونکہ وہ پورے طور پر اپنے اختیار میں نہیں۔ جو خیالات بغیر اختیار کے آجائیں ان سے نماز کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ البتہ خود سوچ کر خیالات دل میں لائے جائیں تو نقصان ہے۔

یہ تو خشوع کی تشریح ہے۔ خشوع کا مطلب ہے کہ اپنی ظاہری حالت سے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی عاجزی اور بندگی کو ظاہر کرے مثلاً بحالت قیام نگاہ سجدے کی جگہ پر رکھے، ادھر ادھر نہ دیکھے، فقہ کی کتابوں میں رکوع وغیرہ کے جو طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ انہیں کے مطابق سب کام کرے۔ یعنی فرائض اور واجبات کے ساتھ سنتوں اور مستحب باتوں پر بھی عمل کرے مختصراً اتنا سمجھ لیجئے کہ بادشاہ اور حاکم حقیقی کے دربار میں جو طریقہ اختیار کرنا چاہیے

وہی اختیار کرے جسکی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے

آپ کو معلوم ہو چکا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادتِ فطرت انسان کا اتفاقاً صاف ہے۔ نماز عبادتِ ہی کی ایک شکل ہے۔ اس کے

## نماز کی حکمتیں اور اس کے فوائد

بعد اس میں کسی فائدے اور حکمت کی تلاش کی ضرورت نہیں باقی رہتی لیکن اگر اسکی کچھ حکمتیں بھی سامنے آجائیں تو اس سے دلچسپی میں انشاء اللہ اضافہ ہوگا اور اسکی قدر و عظمت دل میں بڑھ جائے گی۔ اس لئے اس سرآپا حکمت عبادت کے چند فوائد و منافع کا تذکرہ کرتا ہوں۔

۱۔ نماز درحقیقت خود اپنا فائدہ بلکہ حکمت و نفع ہی کی ایک مخصوص شکل ہے۔ کیونکہ نماز اللہ تعالیٰ کے دربارِ عالی میں حاضر ہونے کی اجازت و توفیق جو۔ یہ اتنا بڑا شرف ہے، کہ سائے عالم کی سلطنت بھی اس کے سامنے پہنچ درپہنچ ہے۔ فرض نماز میں یہ شرف اور زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں تو خود پورے جہان کے حقیقی بادشاہ کی طرف سے بندے کو اپنے دربار میں بلایا جاتا ہے۔ زہے نصیب اگر اس دربار میں حاضر کی توفیق نصیب ہو۔

۲۔ قرآن مجید میں نماز کا ایک عظیم الشان فائدہ یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ نماز حیا اور گناہوں سے روکتی ہے یعنی نماز میں یہ خاصیت ہے کہ جسکی پابندی کرنے سے نماز کو حیا اور بے کاری کرنے میں جھجک محسوس ہوتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنا اس کے لئے دشوار ہو جاتا ہے۔ یوں تو نمازی سے بھی ہر گناہ صادر ہو سکتا ہے مگر اس میں گناہ کی خواہش کا مقابلہ کرنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔ اگر ارادہ کرے اور بہت سے کام لے تو گناہ سے بچنا اس کے لئے آسان ہوتا ہے، بخلاف اس کے، بے نمازی میں یہ قوت مقابلہ کمزور ہوتی ہے اور اس کے لئے گناہ کی خواہش کی مخالفت دشوار ہوتی ہے۔ اسلئے بے نمازی آسانی کے ساتھ ترک نماز کے علاوہ دوسرے گناہوں میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ بخلاف اس کے نمازی مسلمان بر نسبت اس کے گناہ میں کم مبتلا ہوتا ہے۔ اور اگر کوشش کرے تو بالکل مبتلا نہ ہو۔

۳۔ قرآن کریم اور احادیث میں نماز کی ایک خاصیت یہ بھی بیان فرمائی گئی ہے کہ اس سے بہت گناہ معاف ہو جاتے ہیں، یہاں تک کہ نماز کے لئے وضو کرنے سے بھی اعضاء وضو سے گناہوں کے اثرات دور ہوتے ہیں۔

تنبیہ: اس سے یہ نہ سمجھ لینا چاہیے کہ صرف نماز پڑھ لینا ہر قسم کے گناہوں کے معاف ہونے کے لئے کافی ہے، یاد رکھنا چاہیے کہ بہت سے گناہ لیے جی ہیں جو بغیر توبہ کے نہیں معاف ہوتے مثلاً بندوں پر جو زیادتی کی جاتے وہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتی جب تک اسکی تلافی نہ کر دی جائے یا وہ بندہ جس کا حق ہے اسے معاف

زکر لے۔ اسی طرح اگر کچھ فرض یا واجب نمازیں قضا ہو گئی ہیں تو وہ بغیر قضا پڑھے اور تو برکے معاف نہ ہونگی۔  
البتہ جو گناہ اس طرح کے نہ ہوں وہ نماز پڑھنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔ غور کیجئے کہ نماز کا یہ کتنا عظیم الشان فائدہ ہے

یہ تو نماز کے روحانی اور باطنی فائدے ہیں اور یہی درحقیقت ان کے  
**نماز کے بعض ظاہری فوائد** اہل فائدہ اور ہر کسی حکمتیں ہیں لیکن نمازیں بعض ظاہری اور

مادی فائدے بھی ہیں جو اگرچہ مقصود تو نہیں مگر انکی خوبی اور قدر و قیمت کی ادنیٰ نمائی میں کلام کی گنجائش نہیں۔  
ان میں سے بعض کا تذکرہ درج ذیل ہیں۔

۳۔ نماز کی پابندی کی وجہ سے آدمی جسم اور لباس کی طہارت اور صفائی کی کوشش کرتا ہے اور صفائی ستھرائی  
لے پسند ہوتی ہے یہ خود بڑی خوبی ہے۔ طہارت اور صفائی کی طرف سے بے پروائی اور گندگی اور میل کچیل سے نفرت  
نہ ہونا بدذوقی اور عیب ہے۔ نماز کی پابندی اس عیب سے انسان کو پاک کر دیتی ہے۔ نمازی ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ اس  
کا بدن اور لباس پاک اور صاف ستھرا ہے۔ یہ ظاہری طہارت اور روحانی طہارت کا سبب بھی بنتی ہے۔ اس لئے کہ  
نفسیات کا ایک اصول یہ ہے کہ ظاہر کا اثر باطن پر پڑتا ہے۔ جو شخص اپنے بدن اور لباس کو ظاہر اور پاکیزہ رکھنے  
کی کوشش کرتا ہے اسے اپنے باطن کو پاک و صاف رکھنے کا خیال بھی پیدا ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے گندے اڈیوں  
کے نفس میں عموماً گندگی پائی جاتی ہے۔

۵۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے مسلمانوں کے باہمی تعلقات خوشگوار ہو جاتے ہیں۔ آپس میں میل جول  
پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔

۶۔ وقت کی پابندی کی عادت پڑتی ہے اور اسکی قدر و قیمت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔

اگر کوئی عذر شرعی نہ ہو تو مردوں کو فرض نماز مسجد میں جماعت کیساتھ  
**جماعت سے نماز پڑھنا** پڑھنا چاہئے۔ بغیر عذر جماعت کا چھوڑنا گناہ ہے۔ اگرچہ نماز ہو جاتی ہے

نماز باجماعت کے حکم میں ایک حکمت یہ ہے کہ اجتماع کی وجہ سے سب نمازیوں کے خشوع کی قوت بڑھ جاتی ہے۔  
کیونکہ از روئے اصول نفسیات اجتماع کی وجہ سے قلبی قوتوں کی کیفیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً بسا اوقات  
دس پچھتر لوگ الگ ایک کام کی ہمت نہیں کر سکتے مگر جب وہ جمع ہو جاتے ہیں تو انکی ہمت نہیں کر سکتے  
مگر جب وہ جمع ہو جاتے ہیں تو انکی ہمت قوی ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس کام کو کر لیتے ہیں۔ اسی طرح بعض